سوال

دو برس سے میں اور میرا خاوند ازدواجی زندگی کے مشکل ترین مرحلہ سے گزر رہے ہیں، دوبار مشکل بہت بڑھ کر طلاق پر ختم ہوئی پہلی طلاق کے بعد اسنے مجھے واپس اپنی عصمت میں لے لیا، اور دوسری طلاق کے بعد مجھے شہوت کے ساتھ چھوا لیکن جماع نہیں ہوا، اس کا دعوی ہے کہ میں اب تک مطلقہ ہی ہوں خاوند کا کہنا ہے کہ: جب وہ مجھے اپنی عصمت میں واپس لانا چاہے اور رجوع کرنا چاہے تو اس کے لیے جماع کا ہونا ضروری ہے طلاق کے بعد ایک حیض آچکا ہے، میرا خاوند کہتا ہے کہ باقی دو حیض بچے ہیں پھر میری عدت گزر جائیگی، کیا اس کی یہ بات صحیح ہے یا کہ جماع کیے بغیر اس صرف مجھے چھونا اور پکڑنا رجوع شمار ہوگا؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

رجوع کرنا ایسا حق ہے جو شارع نے عدت کے دوران خاوند کے لیے مقرر کیا ہے، اگر خاوند چاہے تو عدت کے درواں اپنی بیوی سے رجوع کر سکتا ہے، اور اگر چاہے تو وہ اسے چھوڑ دے حتی کہ اس کی عدت گزر جائے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اوران کے خاوند اس میں انہیں لوٹانے کے پورے حقدار ہیں اگر ان کا ارادہ اصلاح کا ہو البقرۃ (228).

چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالی نے مطلقہ عورتوں کے خاوندوں کو عدت کے اندر اندر ان سے رجوع کرنے کا زیادہ حقدار قرار دیا ہے شرط یہ ہے کہ اگر وہ اصلاح کا ارادہ رکھتے ہوں

اور رجوع دو میں سے ایک چیز کے ساتھ ہو جاتا ہے:

یا تو قول کے ساتھ

یا پھر فعل کے ساتھ

قول کے ساتھ رجوع اس طرح ہوگا کہ: خاوند کہے: میں نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا، یا پھر اسے رکھ لیا، یا اسے اپنی عصمت میں واپس لے لیا، یا بیوی کو مخاطب کرتے ہوئے کہے: میں نے تجھ سے رجوع کر لیا، یا تجھے رکھ لیا، یا تجھے واپس کر لیا

فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ مندرجہ بالا الفاظ کے ساتھ رجوع ثابت ہو جائیگا

اور الفاظ کے قائم مقام کتابت یعنی لکھائی اور اسی طرح بولنے سے عاجز شخص کا اشارہ بھی یہی معنی دے گا

رہا فعل کے ساتھ رجوع کرنا تو یہ جماع کے ساتھ ہوگا اور اس میں بھی شرط یہ ہے کہ یہ جماع رجوع کے مقصد سے ہو

شیخ عبدالرحمن السعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اگر خاوند نے بیوی کو طلاق رجعی دے دی ہو یا تو اس کی عدت ختم ہو چکی ہوگی تو اس صورت میں اس کے لیے نئے نکاح کے ساتھ ہی حلال ہوگی جس میں پوری شروط نکاح موجود ہوں

یا پھر وہ ابھی عدت میں ہی ہو اگر بیوی سے وطئ اور جماع کرنے کا مقصد بیوی سے رجوع ہو تو بیوی سے رجوع ہو جا ئیگا اور یہ وطئ بھی مباح ہوگی

لیکن اگر وہ اس سے رجوع کا ارادہ نہیں رکھتا تو ایک مذہب کے مطابق یہ رجو ہو جا ئیگا، لیکن صحیح یہی ہے کہ اس سے رجوع نہیں ہوگا

اس بنا پر یہ وطئ حرام ہوگی " انتہی

ماخوذ از : الارشاد الی معرفۃ الاحکام

اس لیے صرف خاوند کا آپ کو چھونا آپ سے رجوع نہیں کہلا ئیگا

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (11798) کے جواب کا مطالعہ کریں

جمہور علماء کرام جن میں امام مالک امام شافعی اور امام احمد شامل ہیں کا یہ کہنا ہے کہ : صرف شہوت کے ساتھ چھونے سے رجوع حاصل نہیں ہو جا ئیگا، لیکن امام مالک رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ اگر شہوت کے ساتھ چھونے سے اس کا مقصد رجوع کرنا ہو تو رجوع کی نیت سے شہوت کے ساتھ چھونا رجوع کہلا ئیگا، اس لیے جب آپ کا خاوند یہ کہہ رہا ہے کہ اس نے رجوع کی نیت نہیں کی تو پھر اس سے رجوع حاصل نہیں ہوا

مزید آپ المغنی (7/404) اور الموسوعۃ الفقھیۃ (13/187) بھی دیکھیں

دوم :

طلاق رجعی والی عورت جنہیں حیض آتا ہے کی عدت تین حیض ہے، اور جیسا کہ آپ کے خاوند کا کہنا ہے آپ کے لیے دو حیض عدت باقی رہی ہے، اگر تو اس دوران خاوند نے آپ سے رجوع کر لیا تو یہ طلاق تعداد میں شمار کی جا ئیگی

اور خاوند کو چاہیے کہ وہ اس پر گواہ بنا لے، اور ہو سکتا ہے اس کے لیے ایک طلاق باقی بچی ہو، اور اگر وہ عدت کے دوران آپ سے رجوع نہیں کرتا تو آپ اس سے بائن ہو جائینگی اور خاوند کے لیے آپ حلال نہیں ہو سکتی الا یہ کہ نیا مہر اور نیا نکاح پوری شروط کے ساتھ کیا جائے، اور یہ نکاح آپ اور آپ کے ولی کی موافقت و مرضی کے بغیر نہیں ہو سکتا

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب

23269